بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں انگوروں سے شراب بنتی ہو، وہاں انگور توڑنے کا کام کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ فرانس میں انگوروں کی فصل تیار ہے، تو کیا یہاں انگور توڑنے کا کام کرنا، جائز ہے، جبکہ ان انگوروں سے شراب بھی بنتی ہو؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں بیلوں سے انگور توڑنے کا کام کرنا، جائز ہے اور اس سے حاصل ہونے والی اجرت بھی حلال ہے، چاہے ان انگوروں سے بعد میں شراب ہی کیوں نہ بنائی جائے؛ کیونکہ معقود علیہ یعنی انگور توڑنے کے عمل میں فی نفسہ کوئی گناہ نہیں، گناہ توان انگوروں سے شراب بنانے والے کے اپنے فعل سے واقع ہوتا ہے اور وہ اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے، لہذا انگور توڑنے والے سے اس گناہ کا تعلق نہیں۔ البتہ اگر انگور توڑنے میں شراب بنانے پر معاونت کی نیت ہو تو یہ ضرور ناجائز و گناہ ہے؛ کیونکہ گناہ کے کام میں تعاون خود ممنوع و گناہ ہے۔

علامہ افتخار الدین طاہر بن احمد بن عبد الرشید حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 542ھ/1148ء) لکھتے ہیں: "وبيع الكرم ممن يتخذ الخمر لا بأس به" ترجمہ: انگور کا باغ ایسے شخص کو بیچنا جو شراب بناتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ (خلاصۃ الفتاوی، کتاب البیوع، الفصل السادس فی الحظر والاباحۃ، جلد3، صفحہ 100، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 710ھ/1310ء) لکھتے ہیں: "ولا بأس ببيع العصير ممن يعلم أنه يتخذه خمرا؛ لأنه يصلح لأمور شتى فيضاف الفساد إلى اختياره وهو بعينه ليس بآلة للفساد وإنما يكون بعد تغيره" ترجمہ: اور اس شخص کو انگور کا رس بیچنے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اسے شراب بنائے گا؛ کیونکہ انگور کا رس متفرق کاموں کے لیے کام آتا ہے، لہذا خرابی اس (لینے والے) کے اپنے اختیار کی طرف منسوب ہوگی، اور انگور کا رس بعینہٖ خرابی کا آلہ نہیں، خرابی تو اس کے تبدیل ہوجانے (یعنی شراب بن جانے) کے بعد ہی ہوتی ہے۔ (الکافی فی شرح الوافی، کتاب الکراہیۃ، الفصل الخامس فی البیع، جلد9، صفحہ 396، دار المنہاج القویم، دمشق)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "والإجارة والبيع أخوان لأن الإجارة بيع المنافع" ترجمہ: اجارہ اور بیع دونوں بھائی ہیں؛ کیونکہ اجارہ منافع کی بیع ہے۔ (پس اجارہ باعتبار حکم بیع ہی کی مانند

ہے۔)(العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، مسائل وفوائد شتی من الحظر والإباحۃ...الخ، جلد2، صفحہ 557، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات:743ھ/1342ء) لکھتے ہیں: ”وحمل خمر لذمي بأجر أي جاز ذلك أيضا وهذا عند أبي حنيفة رحمه الله وقالا هو مكروه؛ لأنه عليه الصلاة والسلام لعن في الخمر عشرة وعد منها حاملها وله أن الإجارة على الحمل وهو ليس بمعصية ولا تسبب لها وإنما تحصل المعصية بفعل فاعل مختار...فصار كما لو استأجره لعصر العنب أو قطفه والحديث محمول على الحمل المقرون بقصد المعصية“ ترجمہ: ذمی کے لیے اجرت پر شراب اٹھانا، یہ بھی جائز ہے اور یہ حکم امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ہے، جبکہ صاحبین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے فرمایا: یہ مکروہ ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس افراد پر لعنت فرمائی اور ان دس میں شراب اٹھانے والے کو بھی شمار فرمایا، اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ اجارہ اٹھانے پر ہے جو کہ (فی نفسہ) کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی گناہ کا ذریعہ بنتا ہے، بلکہ گناہ تو ایک صاحبِ اختیار فاعل کے فعل سے واقع ہوتا ہے۔ پس یہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ **اگر کسی کو انگور کا رس نکالنے یا انگور توڑنے کے لیے اجرت پر رکھا جائے**، اور حدیث پاک اس اٹھانے پر محمول ہے جو گناہ کے قصد کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الکراہیۃ، فصل فی البیع، جلد7، صفحہ 64، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”ما قدمناه عن الزيلعي من جواز استئجاره لعصر العنب أو قطعه“ ترجمہ: جو مسئلہ ہم نے علامہ زیلعی کے حوالے سے پہلے نقل کیا یعنی انگور نچوڑنے یا اسے توڑنے کے لیے کسی کو اجرت پر رکھنا جائز ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، جلد9، صفحہ 646، دار المعرفۃ، بیروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات:1340ھ/1921ء) سے زید کو مکان کرایہ پر دینے کے متعلق سوال ہوا، جس میں اس کے گناہ کا ارتکاب کرنے کا بھی اندیشہ تھا، تو آپ نے فرمایا: ”(زید کو اپنا مکان کرایہ پر دینا) جائز ہے، اگرچہ معصیت کا خوف نہیں بلکہ صراحۃً معصیت کرتا ہے۔ یہ اپنی جائز نیت سے کرایہ پر دے، اس کی معصیت کا وبال اس پر ہے، عمرو پر کوئی مواخذہ نہیں؛ لتخلل فعل فاعل مختار (یعنی ایک صاحب اختیار فاعل کا فعل درمیان میں آنے کی وجہ سے)، قال اللہ تعالی:﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ (یعنی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 446، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی طرح کے ایک اور سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”مسلمان مکان کرایہ پر دے اس کی غرض کرایہ سے ہے اور اعمال نیات پر ہیں، یہ نیت کیوں کرے کہ اس لیے دیتا ہے کہ اس میں شراب نوشی و شراب فروشی ہو۔ ایسی حالت میں کرایہ

اس کے لیے حلال اور اس کے یہاں کھانا کھانے میں حرج نہیں، ہاں جو اس حرام نیت کو شامل کرلے کہ وہ اب خود ہی گنہگار بنتا ہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔ (پارہ6، سورۃ المائدۃ5، آیت2)

امام ابو بکر احمد بن علی قاضی جصاص حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 370ھ/980ء) لکھتے ہیں: "نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى" ترجمہ: (اس آیت مبارکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں پر دوسروں کی مدد کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ (أحكام القرآن للجصاص، جلد2، صفحہ 381، دار الكتب العلمية، بيروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "معصیت پر اعانت خود ممنوع و معصیت (ہے)۔" (فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ 149، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1322

تاریخ اجراء: 17 ربیع الاول 1448ھ/31 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net